42574-قبلہ رخ میں غلطی

سوال

میرے ایک پڑوسی نے مجھے بتایا کہ میں جس طرف رخ کرکے نماز ادا کرتی ہوں وہ صحیح نہیں، اور قریبی مسجد کے قبلہ رخ کی سمت کے مطابق نہیں ہے، اس بنا پر میں نے کچھ ماہ تک رخ تبدیل کیے رکھا، جس میں پچھلا رمضان بھی شامل ہے، پھر یہ واضح ہوا کہ پہلی سمت ہی صحیح تھی، چنانچہ غلط سمت کی جانب رخ کرکے ادا کردہ نمازوں کا حکم کیا ہے ؟
برائے مہربانی جواب دے کر مشکور ہوں.

پسندیدہ جواب

نماز میں استقبال قبلہ نماز کے صحیح ہونے کی شروط میں شامل ہے، اس لیے ہر نمازی کو اپنی نماز قبلہ رخ ہو کر ادا کرنی چاہیے، یا تو علامات، یا پھر آلات وغیرہ کے ساتھ سمت صحیح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اگر ایسا ممکن ہو، یا پھر وہاں کے بسنے والوں میں سے قبلہ کی سمت کا علم رکھنے والوں سے معلوم کرکے.

آپ نے جو حالت بیان کی ہے، اس میں غالبا یہی معلوم ہوتا ہے کہ سمت میں تھوڑا سا فرق تھا، اور یہ تھوڑا سا انحراف ایسا ہے جس میں عام طور پر کسی جگہ بسنے والوں میں تردد ہو جاتا ہے؛ وہ اس طرح کہ دو جہتوں میں فرق کی طرف انسان متنبہ نہیں ہوتا.

چنانچہ اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے یعنی قبلہ کی سمت سے قلیل سا انحراف تھا تو اس میں کوئی نقصان نہیں، اور اس سے نماز باطل نہیں ہوتی کیونکہ کعبہ سے دور بسنے والوں کے لیے اس کی جہت کی طرف رخ کرنا واجب ہے، اور ان کے لیے یہ شرط نہیں کہ وہ بعینہ ہی کعبہ کی طرف رخ کریں، اس کی دلیل ترمذی اور ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مشرق و مغرب کے مابین قبلہ ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (342) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1011) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الارواء الغلیل میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

سبل السلام میں صنعانی رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"یہ حدیث جہت اور سمت کی طرف رخ کرنے کے وجوب کی دلیل ہے نہ کہ بعنیہ کعبہ کی طرف رخ کرنے میں معذور شخص پر بعنیہ کعبہ کی طرف رخ کرنے پر.

دیکھیں : سبل السلام (260/1).

اور یہ حدیث بھی دلیل ہے :

ابو ایوب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم پیشاب یا پاخانہ کرنے جاؤ تو قبلہ رخ نہ بیٹھو، اور نہ ہی قبلہ کی طرف پیٹھ کرو، لیکن مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (144) صحیح مسلم حدیث نمبر (264).

شیخ الاسلام رحمہ اللہ "العمدہ کی شرح" میں لکھتے ہیں :

(یہ اس بات کا بیان ہے کہ مشرق اور مغرب کے علاوہ کسی اور طرف رخ کرنے میں قبلہ کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا ہے.

اور یہ اہل مدینہ اور ان کی سمت میں بسنے والوں کو خطاب ہے... کیونکہ یہ صحابہ کرام کا اجماع ہے؛ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے : مشرق اور مغرب کے مابین قبلہ ہے، صرف بیت اللہ کے پاس نہیں...

اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

"آدمی نماز کس طرح غلط پڑھ سکتا ہے، حالانکہ مشرق و مغرب کے مابین قبلہ ہے، جب کہ وہ عمدا مشرق کو تلاش کرنے کی کوشش ہی نہ کرے"

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

(اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ میں وسعت ہے، چنانچہ اگر ہم دیکھیں کہ کوئی شخص قبلہ کی سمت سے قلیل سا انحراف کر کے نماز ادا کر رہا ہے تو یہ نقصان دہ نہیں، کیونکہ وہ جہت اور سمت کی طرف متجہ ہے اور یہی فرض ہے).

دیکھیں : الشرح الممتع (273/2).

لیکن اگر کعبہ کی جہت سے انحراف زیادہ ہو؛ اس طرح کہ آپ کی نماز قبلہ کی جہت کے علاوہ کسی اور جانب ہو مثلا مشرق کی جانب اور قبلہ مغرب کی طرف ہے یا شمال میں، چنانچہ جب انسان کے عمل کی بنا کسی ایسے شخص کے قول پر ہو جو نماز کے معاملے کو زیادہ اہتمام کے ساتھ جانتا ہے، اور اسے نماز کی عظیم قدر و منزلت کا علم ہے، اور نمازی کے گمان میں تھا کہ وہ شخص اس سے زیادہ قبلہ کے رخ کے متعلق علم رکھتا ہے، تو پھر اس پر کوئی گناہ نہیں، اور اس کی نماز صحیح ہوگی، اگرچہ جس طرف رخ کر کے وہ نماز ادا کر رہا ہے وہ غلط بھی ہو.

کیونکہ انسان جب تلاش کی کوشش اور جدوجہد کرے تو اس نے اپنے ذمہ واجب کو ادا کر دیا، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو}. التغابن (16).

مستقل فتوی کمیٹی کا فتوی ہے :

"جب نمازی قبلہ کا رخ تلاش کرنے کی کوشش اور جدوجہد کر کے نماز ادا کرے، اور پھر بعد میں اس کی تلاش کردہ سمت غلط نکلے تو اس کی نماز صحیح ہے"

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (314/6).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتوی ہے :

"جب مؤمن شخص صحراء میں یا کسی ایسے علاقے میں جہاں قبلہ رخ مشتبہ ہو قبلہ رخ تلاش کرنے کی کوشش کرے اور جدوجہد کر کے اپنے اجتہاد کردہ رخ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرے، اور نماز کے بعد معلوم ہو کہ اس نے قبلہ رخ کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی ہے، تو جب یہ ظاہر ہو جائے کہ اس کا آخری اجتہاد پہلے سے زیادہ صحیح ہے تو

دوسرے پر عمل کرے گا، اوراس کی پہلی نماز صحیح ہوگی، کیونکہ اس نے حق تلاش کرنے اوراجتھاداورکوشش کے بعدادا کی تھی"

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز(421/10).

واللہ اعلم.